رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۱۷	مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۰ء	دوشنبہ	مطابق ۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۸ھ	جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

مولوی محمد الدین صاحب بی اے اور شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی احمدیہ مدارس گجرات دیگر اضلاع کا معائنہ کرنے کے لئے گئے ہیں۔

اب پنچایت قادیان نے قربانی کے بکروں اور چھتروں پر ڈیڑھ آنہ فی کے حساب محصول وصول کیا ہے۔ چونکہ یہاں قربانی کرنیوالے کثرت سے احمدی ہیں۔ اس لئے اس کا زیادہ اثر ہماری جماعت پر ہی پڑا ہے۔ نئے نئے محصول اگرچہ خوشی سے ادا نہیں کئے جا سکتے لیکن اگر ان کا نتیجہ اچھا نکلے۔ تو کوئی افسوس بھی نہیں ہو سکتا

اَلْمَوْعِظَۃُ الْحَسَنَۃُ

علم الٰہی حاصل کرو

”یاد رکھو کہ جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے۔ تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ دین جو انھیں سکھایا گیا تھا۔ اُسے بھول جاتے ہیں۔ جب جہالت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا۔ اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے۔ اور آخر اللہ تعالےٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنے اللہ تعالےٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں۔ جو عالم ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے۔ کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا۔ اس میں ضرور خشیۃ اللہ پیدا ہوگی۔ علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ سائنس یا اور علوم مروجہ نہیں۔ کیونکہ ان کے حصول کیلئے تقوے اور نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر ان کو سیکھ سکتا ہے۔ ویسے ہی ایک دیندار بھی لیکن

علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اسجگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے۔ جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے۔ کہ جس قوم سے تمہیں مقابلہ پیش آوے۔ اس مقابلہ میں تم بھی ویسے ہی ہتھیار استعمال کرو۔ جیسے ہتھیار وہ مقابلہ والی قوم استعمال کرتی ہے اور چونکہ آج کل مذہبی مناظرہ کرنیوالے لوگ ایسے امور پیش کر دیتے ہیں۔ جن کا سائنس اور موجودہ علوم سے تعلق ہے اسلئے اس حد تک ان علوم میں واقفیت اور دخل کی ضرورت ہے۔ جیسے مثلاً اعتراض کر دیتے ہیں کہ جن ممالک میں چھ ماہ تک آفتاب طلوع یا غروب نہیں ہوتا۔ وہاں نماز یا روزہ کے احکام کی تعمیل کس طرح پر ہوگی؟ اب جو شخص ان ممالک سے واقف نہیں یا ان باتوں پر اطلاع نہیں رکھتا وہ سنتے ہی گھبرا جائیگا۔ اور حیران ہو کر رہ جائیگا۔ ایسا اعتراض کرنیوالوں کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی تکمیل کو ناقص قرار دیں۔ کہ ایسے ممالک کے لئے کوئی امر حکم ہونا چاہیئے تھا۔ غرض ایسے اعتراضات چونکہ آجکل ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری امر ہے کہ ان علوم کا کچھ نہ کچھ دسترس ضرور ہو ٭

ایسا ہی بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف گردش آسمان کا قائل ہے۔ جیسے فرمایا۔ والسماء ذات الرجع حالانکہ آج کل بچے بھی جانتے ہیں کہ زمین گردش کرتی ہے۔ غرض اسی قسم کے بیسیوں اعتراض کر دیتے ہیں اور تا وقتیکہ ان علوم میں کچھ مہارت اور واقفیت نہ ہو جواب دینے میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ زمین یا آسمان کی گردش ظنی امور ہیں۔ انکو یقینیات میں داخل نہیں کر سکتے۔ ایک زمانہ تک گردش آسمان کے قائل رہے۔ پھر زمین کی گردش کے قائل ہو گئے۔ سب سے زیادہ ان لوگوں کی طبابت پر مشق ہے۔ لیکن اس میں بھی دیکھ لو۔ کہ آئے دن تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً پہلے ذیابیطس کے لئے یہ کہتے تھے کہ اس کے مریض کو میٹھی چیز نہیں کھانی چاہیئے۔ مگر اب جو تحقیقات ہوئی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کچھ حرج نہیں۔ اگر سنگترہ بھی مریض کھا لے یا چائے پی لے۔

غرض یہ سب علوم ظنی ہیں۔ اسموقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ والسماء ذات الرجع کے معنے بتا دئے جاویں۔ کیونکہ اس کا ذکر آ گیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سماء کے معنے آسمان ہی کے نہیں ہیں۔ بلکہ سماء مینہ کو بھی کہتے ہیں۔ گویا اس آیت میں اس مینہ کی جو زمین کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قسم کھائی ہے اور پھر وہ زمین جس سے شگوفے نکلتے ہیں۔ اکیلی زمین اور اکیلا آسمان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس آیت کو اللہ تعالیٰ **ضرورت وحی** پر بطور مثال پیش کرتا ہے۔ کہ ہر چند زمین میں جو جوہر قابل ہوں۔ اور اس کی فطرت میں نشو و نما کا مادہ ہو۔ لیکن وہ مادہ نشو و نما نہیں پا سکتا۔ اور وہ فطرت بارآور نہیں ہو سکتی۔ جب تک آسمان سے مینہ نہ برسے

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اس غرض کیلئے کہ عمدہ عمدہ پھل اور پھول پیدا ہوں عمدہ زمین اور اس کے لئے بارش کی ضرورت ہے جب تک یہ بات نہ ہو۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب اس نظارہ فطرت کو اللہ تعالیٰ ضرورت وحی کے لئے پیش کرتا ہے۔ اور توجہ دلاتا ہے۔ کہ دیکھو جب مینہ نہ برسے تو قحط کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ زمینی پانی جو کنوؤں اور چشموں میں ہوتا ہے۔ وہ بھی کم ہونے لگتا ہے پھر جبکہ دنیوی اور جسمانی ضرورتوں کے لئے آسمانی بارش کی ضرورت ہے۔ تو کیا روحانی اور ابدی ضرورتوں کے لئے روحانی بارش کی ضرورت نہیں۔ اور وہ وحی الٰہی ہے۔ جیسے مینہ کے نہ برسنے سے قحط پڑتا۔ اور کنوئیں اور چشمے خشک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انبیاء و رسل دنیا میں نہ آئیں۔ تو فلسفیوں کا وجود بھی نہ ہو۔ کیونکہ قوائے عقلیہ کا نشو و نما وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔ اور زمینی عقلیں اسی سے پرورش پاتی ہیں۔

پس اس آیت والسماء ذات الرجع اور والارض ذات الصدع میں وحی الٰہی کی ضرورت پر عقلی اور فطرتی دلائل پیش کئے ہیں۔ جو شخص اس امر کو سمجھ لیگا وہ بول اٹھیگا کہ بے شک وحی الٰہی کی ضرورت ہے اور یہ وہ طریق ہے۔ جو آدم سے چلا آتا ہے۔ اور ہر شخص نے اپنی استعداد اور فطرت کے موافق اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہاں جو جاہل اور ناقص تھے یا جنہیں تکبر اور خودسری تھی۔ وہ محروم رہ گئے۔ اور انہوں نے کچھ بھی حصہ نہ لیا۔ یہی اصل اور سچی بات ہے۔ اور تم یقیناً یاد رکھو کہ آسمانی بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کہ عملی قوت بجز اس بارش کے پیدا ہی نہیں ہو سکتی ٭

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تقویٰ بھی تب ہی پورا ہوتا ہے۔ جب علم الٰہی اس کے ساتھ ہو۔ اور وہ وہ علم ہے۔ جو کتاب اللہ میں مندرج ہے۔

یہ سچی بات ہے۔ کہ کوئی شخص اتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے اور تقویٰ کا مدار علم پر ہے"

الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء } حضرت مسیح موعود ع

اخبار احمدیہ

کوائف شملہ

شملہ "خان صاحب منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ لکھتے ہیں کہ (۱) خوش قسمتی سے نواب محمد علی خان صاحب کیوجہ سے جناب حافظ روشن علی صاحب بھی شملے تشریف لائے ہوئے ہیں روزانہ شام کو ۶ بجے سے ۷ بجے تک انجمن احمدیہ کے مکان میں درس قرآن مجید دیتے ہیں۔ گو یہاں کے سب احباب ملازم پیشہ ہیں تاہم جہاں تک ہو سکتا ہے۔ بہت سے دوست حاضر ہو جاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ حضرت نواب صاحب کی مہربانی ہے کہ انکی بدولت جماعت شملہ کو جناب حافظ صاحب کے درس سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۲) ہفتہ واقعہ ۲۱ اگست کو مسٹر محمد احمد ساگر چند صاحب کا انگریزی میں لکچر ہوا۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر جو اسی دن شملے تشریف لائے تھے۔ پریزیڈنٹ تھے۔ لکچر کا موضوع یہ تھا کہ "میں نے اسلام کیوں اختیار کیا" اور انگلستان میں اسلام کے پھیلنے کی کہانتک امید ہو سکتی ہے" ہر دو اصحاب نے خوب کھول کھول کر تبلیغ کی۔ سامعین کی تعداد خاصی تھی۔ جنمیں ہندو مسلمان دونو شامل تھے۔ سب نے خاموشی سے تقریروں کو سنا۔

(۳) عید ۲۶ اگست کو حضرت نواب صاحب کی کوٹھی پر پڑھی گئی جناب حافظ صاحب نے ایک دو روز پیشتر دوستوں کو بتا دیا تھا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عید میں عورتوں کو بھی شامل کیا جائے۔ چنانچہ بعض دوست اپنے اہل و عیال بھی لے آئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۶ ستمبر ۱۹۲۰ء

فہرست نومبایعین کے متعلق پیغام کی غلط بیانیوں کی تردید

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد سعادت مہد میں خدا کے فضل و کرم سے جس کثرت کے ساتھ نئے لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان کے نام الفضل میں چھپتے دیکھ کر ان بدقسمت لوگوں کے سینوں پر سانپ لوٹ جاتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو بحیثیت نبی ماننے کے سامنے پیش کرنے سے کوئی انہیں مان نہیں سکتا۔ اور جو ہر وقت اس کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کہ کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہونے پائے لیکن چونکہ اس میں وہ قطعاً ناکام اور نامراد ہو چکے ہیں۔ اس لئے نومبایعین کی فہرست مندرجہ اخبار الفضل کے متعلق کبھی کبھی بے ہودہ سرائی کر کے اپنے دل کا بخار نکالنے کی سعی ناکام کرتے رہتے ہیں۔ جس پر ہم انہیں کئی بار دندان شکن جواب دے چکے ہیں۔ لیکن وہ ایسی مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ پھر بھی باز نہیں آتے۔ چنانچہ ۱۸۔ اگست ۱۹۲۰ء کے پیغام میں "دربار خلافت قادیان کے پانچ لاکھ مبایعین کی حقیقت" کے عنوان سے ایک مخذول کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں جہاں یہ اقرار کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مسند خلافت پر رونق افروز ہونے کے بعد سے "انکی اپنی اخبار الفضل میں طول طویل فہرست مبایعین چھپتی رہتی ہے" وہاں اس "طول طویل فہرست" نے جو ناسور اس گروہ باغیہ کے دل و جگر میں ڈال رکھا ہے۔ اس سے مجبور ہو کر فہرست مبایعین کو ناقابل اعتبار بنانے کی سعی کی ہے۔ اور اس کے لئے عجیب و غریب طریق سے ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"(۱) اس فہرست میں زیادہ تر انہیں لوگوں کے نام ہوتے ہیں۔ جو پہلے ہی مرید ہوتے ہیں* اور (۲) کچھ بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنی ذاتی دنیوی اغراض تجارت وغیرہ کے لئے قادیان جلسہ کے موقع پر چلے جاتے ہیں اور (۳) ایک کثیر حصہ قادیان کے سالانہ جلسہ گاہ میں ان لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو قادیان کے اردگرد دیہات سے بغرض تماشا جلسہ گاہ میں شامل ہوتا ہے۔ اور (۴) البتہ شاذ و نادر وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو بعض محمودی ورغلا کر باہر سے ساتھ لیجاتے ہیں۔"

مندرجہ بالا سطور میں نمبر ہم نے لگا دیئے ہیں تاکہ ہر ایک بات کا علیحدہ علیحدہ بآسانی جواب دیا جا سکے۔

نمبر (۱) کے متعلق سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ پیغامی بددماغی کا ایک تازہ ثبوت ہے۔ سالانہ جلسہ پر جن اصحاب کے نام بیعت کرنیوالوں کی فہرست میں شائع ہوتے ہیں۔ انہیں سے ہر ایک سے بہ تحقیق دریافت کر لیا جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے بیعت تو نہیں کر چکے۔ اور اگر کسی نے بذریعہ خط بیعت کی ہوتی ہے۔ تو اس کا نام فہرست میں درج نہیں کیا جاتا۔ ان کے علاوہ باقی تمام سال جو فہرست مبایعین شائع ہوتی رہتی ہے۔ وہ ان خطوط سے مرتب کی جاتی ہے۔ جو بذریعہ ڈاک موصول ہوتے ہیں۔ اور وہ انہی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ جو نئے بیعت کرنیوالے ہوتے ہیں۔ پس یہ بالکل غلط اور محض افترا ہے۔ کہ فہرست نومبایعین میں "زیادہ تر انہیں لوگوں کے نام ہوتے ہیں" پیغام کے پاس اگر اس امر کا کوئی ثبوت ہے، تو پیش کرے۔ ورنہ اس غلط بیانی پر شرمائے۔

نمبر (۲) کے متعلق ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اول تو ایام جلسہ میں یہاں کوئی منڈی نہیں لگتی۔ کوئی میلا نہیں ہوتا کہ لوگ دور دور سے تجارتی مال فروخت کرنے کی غرض سے آجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایک آدھ شخص تجارتی مال لیکر آجائے۔ اور صداقت کو پا کر بیعت کر لے۔ تو اس میں گناہ ہی کونسا ہے۔ یہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسی اور روحانی اثر کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ کہ وہ لوگ جو بقول پیغام "اپنی ذاتی دنیوی اغراض تجارت وغیرہ کے لئے قادیان جلسہ کے موقعہ پر چلے جاتے ہیں" وہ بھی بیعت کر کے ہی لوٹتے ہیں۔

اسی طرح نمبر (۳) یعنے وہ کثیر حصہ جو بالفاظ پیغام قادیان کے اردگرد کے دیہات کا بغرض تماشہ جلسہ گاہ میں شامل ہوتا ہے۔ اس کا بیعت کر لینا بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی کشش کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ وہ تماشہ سمجھ کر جلسہ گاہ میں شریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ عوام جن باتوں کو تماشہ سمجھتے ہیں۔ ان میں کی کوئی ایک بات بھی ہمارے جلسہ میں نہیں پائی جاتی تو بھی کیا یہ کرامت سے کم ہے۔ کہ وہ لوگ جو گھر سے تماشہ دیکھنے کی نیت سے آتے ہیں۔ وہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کر لیتے ہیں۔ اور اپنے تمام گذشتہ گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ نیک اعمال کرنے کا عہد باندھتے ہیں ٭

پھر نمبر (۴) وہ لوگ قرار دیئے گئے ہیں جنہیں پیغام کے نزدیک "بعض محمودی ورغلا کر باہر سے لیجاتے ہیں" اگر کسی غیر احمدی کو جلسہ میں شامل ہونے کی تحریک کرنا "ورغلانا" ہے۔ تو پیغام کو شرم کرنا چاہیئے کہ اس ورغلانے کی وہ اپنے جلسہ کے موقع پر خود بڑے زور سے تحریک کر چکا ہے۔ ہمارے نزدیک چونکہ حق کے قبول کرنے کے لئے کسی کو تحریک کرنا ایک بڑے ثواب اور نیکی کا کام ہے۔ اس لئے ہم جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی حق پسند غیر احمدی اصحاب کو تحریک کرتے ہیں اور آیندہ بھی کرتے رہینگے۔ لیکن پیغام چونکہ اس کو "ورغلانا" سمجھتا ہے۔ اس لئے اسے آیندہ اس قسم کی کوئی تحریک نہیں کرنا چاہیئے ٭

باقی رہا یہ کہ ایسے لوگ آکر بیعت کر لیتے ہیں۔ یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صداقت اور آپ کے لیکچروں کے حق و حکمت سے پُر ہونے کا ثبوت ہے۔

---

* "جو پہلے ہی کے مرید ہوتے ہیں۔"

پس سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بیعت کرنے والوں کے متعلق ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ تحدیث نعمت کے طور پر جلسہ کی کامیابی کا ذکر کریں۔ اس پر اگر حاسد اور بدباطن جلتے ہیں تو جلیں۔

سالانہ جلسہ پر بیعت کرنے والوں کے متعلق پیغام نے جو بے ہودہ سرائی کی ہے۔ اس کا جواب دینے کے بعد ہم ان لغو بیانیوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو دیگر اوقات میں بیعت کرنے والوں کے متعلق کی گئی ہیں لکھا ہے

"دوسری قسم ایسے لوگوں کے نام درج ہوتے ہیں کہ یا تو نابالغ بچے ہوتے ہیں۔ جن کو مذہب کا نام تک معلوم نہیں ہوتا۔ اور تیسری قسم کے ایسے جاہل گنوار لوگوں کے نام درج ہوتے ہیں۔ جن کو محمودی مذہب تو درکنار ان کو برسوں نماز تک کا بھی موقع نہیں مل سکتا۔ اور چوتھی قسم کے اکثر ایسے فرضی نام درج ہوتے ہیں۔ جنکے اخفاء کے لئے بجائے مفصل پتہ مقام و ضلع کے صرف ملک یا ضلع یا کسی بڑے شہر مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ دہلی۔ بمبئی۔ بنارس مصر لکھ دیا جاتا ہے"

ان الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کو بیعت کرنیوالوں کی طول طویل فہرست سے کس قدر دکھ اور تکلیف پہنچ رہی ہے۔ نئے بیعت کرنے والے اصحاب میں سے شاذ و نادر ہی درخواست بیعت میں اپنے نابالغ بچوں کے نام لکھ کر بھیجتے ہیں۔ اور اگر تمام اصحاب لکھ کر بھیجیں تو یقیناً فہرست نو مبائعین میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے۔ پس اگر کوئی نیا احمدی اپنے نابالغ بچہ کو جماعت احمدیہ میں شامل کرنے کے لئے اس کا نام شائع کراتا ہے۔ تو یہ اعتراض کی کونسی بات ہے۔ کیا غیر مبایعین اپنے نابالغ بچوں کو احمدی نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو کسی اور پر اعتراض کرنے کا انہیں کیا حق ہے۔

تیسری قسم کے لوگ جاہل اور گنوار قرار دئے گئے ہیں۔ جو پیغام اور اس کے بدباطن مضمون نگار کی شقاوت قلبی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے ہر اس شخص کو جو آپ کو قبول کرتا ہے "اہل الرائے" قرار دیا ہے۔

اسلئے وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اقرار کرتے اور آپ کو خدا تعالےٰ کا برگزیدہ انسان سمجھتے ہیں۔ وہ جاہل اور گنوار نہیں۔ بلکہ ایسے سمجھدار ہیں کہ وہ علم کے مدعی اور مہذب کہلانے والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی تکذیب کی۔ اور آپ کو قبول نہیں کیا۔ یا جو قبول کرکے ایڑیوں کے بل پھر گئے۔ ان کے پاؤں کی خاک سے بھی کچھ نسبت نہیں رکھتے پس ہمارے نزدیک اور نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ حضرت مسیح موعود اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ان "جاہل گنوار لوگوں" کی جو قدر ہے۔ وہ کسی بڑے مدعی علم و تہذیب کی ہرگز نہیں ہے۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر ہے۔ یہ شرف غیر مبایعین کو ہی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بدترین دشمن ان کے "بزرگ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا اور مفتری قرار دینے والے ان کے "امام نماز" اور حضرت مسیح موعود کو گندی سے گندی گالیاں دینے والے ان کے "صدر جلسہ" قرار پاتے ہیں۔ ایسے عالموں اور مہذبوں کی رفاقت انہی کو مبارک ہو۔ ہم تو اسے ابدی لعنت کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور انہی "جاہل گنوار لوگوں" کو قابل قدر اور قابل عزت سمجھتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرتے ہیں۔

چوتھی قسم فرضی ناموں کی بتائی گئی ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ ان کے مفصل پتے شائع نہیں کئے جاتے اس کی لغویت اگرچہ ایڈیٹر پیغام نے خود ہی یہ لکھ کر ظاہر کر دی ہے کہ:۔

"میں یہ تسلیم کرنے کے لئے ابھی تیار نہیں کہ قادیان والے مبائعین کی فہرست میں مفصل پتے اس لئے نہیں لکھتے۔ کہ درحقیقت ان میں بہت سے نام فرضی ہوتے ہیں"

تاہم جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے ہم اپنے اسی چیلنج کو اب پھر دوہراتے ہیں۔ جو ایسی ہی کذب بیانی کے جواب میں ہماری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اور جو یہ ہے:۔

"اگر وہ (غیر مبایع) الفضل میں شائع ہونیوالے ناموں کو فرضی اور جعلی سمجھتے ہیں۔ تو گذشتہ ۶ ماہ کی فہرستوں میں سے ہی پورا ایک سو نام ایسے لوگوں کا شائع کر دیں۔ جن کا انہیں کوئی پتہ اور نشان نہیں ملتا۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف ان کو ان لوگوں کا پورا پورا پتہ بتا دینگے بلکہ اگر وہ کہیں گے۔ تو اپنے آدمی کو ساتھ بھیجکر دکھا بھی دینگے"

اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے ہم قبل ازیں بھی غیر مبائعین کو بروز کہہ چکے ہیں۔ اور اب پھر کہتے ہیں جنہوں نے پیغام میں "دربار خلافت قادیان کے پانچ لاکھ مبائعین کی حقیقت" کے عنوان سے دروغ بیانیوں کا مجموعہ شائع کرایا ہے۔ اگر اس میں کچھ بھی شرافت ہے۔ تو سامنے آئے۔ اور الفضل کی شائع کردہ فہرست کے ان ذرائع کو جن سے فہرست مرتب کی جاتی ہے۔ جعلی اور فرضی ثابت کرے۔

رہی یہ بات کہ ہم نو مبایعین کے مفصل پتے کیوں شائع نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ تا غیر مبایعین ان نئے بیعت کرنیوالوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کر سکیں۔ جیسا کہ کئی بار ان کی طرف سے ظہور پذیر ہو چکا ہے۔ ورنہ ہمارے پاس مفصل پتے رجسٹر میں درج ہوتے ہیں جو دیکھنے والے کو دکھلائے جا سکتے ہیں۔

پیغام کے مضمون نگار نے نو مبایعین کے متعلق اسقدر بے ہودہ سرائی کرنے کے بعد اخیر میں ایک بیعت کنندہ کے غلط اندراج پر بہت شور مچایا ہے حالانکہ اگر وہ ذرا بھی عقل سے کام لیتا۔ تو اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ وہ فہرست مرتب کرنے والے کی غلطی ہے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ بیعت کرنیوالے صاحب نے اپنا پتہ اور نام ایسے طرز پر لکھا تھا۔ کہ اس کے سمجھنے میں غلطی ہو گئی۔ اور غلطی لکھنے کی ایسا

وجہ یہ بھی ہوئی - کہ ناواقفیت کی وجہ سے امیر الکل کو آدمی کا نام سمجھ لیا گیا - جس کے سمجھنے میں لفظ "امیر" نے خاص طور پر امداد کی - اور یہ غلطی ایسی پیچیدہ ہے - کہ ایڈیٹر پیغام کو بھی باوجود اس کے خلاف مضمون درج کرنے کے یہ لکھنا پڑا کہ "یہ تحقیق طلب یہ امر ہے - کہ آیا فی الواقع اس نام کا کوئی آدمی سری نگر میں نہیں "۔

گویا ایڈیٹر پیغام کو بھی یہ خیال گذرا ہے کہ اس نام کا کوئی آدمی ہو سکتا ہے - پس اس غلطی پر اس قدر شور مچانا - محض اپنے بغض اور حسد کو ظاہر کرنا ہے - ورنہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے - جسے نو مبائعین کے نام جعلی اور فرضی ہونے کے ثبوت میں پیش کیا جا سکے -

ذیل میں ہم اصل خط کے اس حصہ کا عکس درج کرتے ہیں - جس سے فہرست مرتب کرنیوالے کو نام درج کرنے میں غلطی لگی - جو یہ ہے :-

والسلام امیر الکل
سری نگر کشمیر محلہ مزار
[illegible] علاج حسن
[illegible] کو ملے

اس سے جہاں یہ ظاہر ہے - کہ پتہ ایسے طرز پر لکھا ہوا ہے - جس سے ایک ناواقف شخص کو غلطی لگ سکتی ہے - وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ صرف نام درج کرنے میں غلطی ہوئی ہے ورنہ اس مقام سے ایک شخص کی طرف سے بیعت کرنے کی درخواست پہنچنے میں کوئی شک نہیں ہے ۔

ابھی چند ہی دن ہوئے - ہم مولوی ثناء اللہ کی ایک اسی قسم کی بیہودہ سرائی پر جو کتابت کی غلطی کے متعلق تھی - اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھ چکے ہیں - کہ ہمارے مخالفین کی بد مذاقی اس درجہ بڑھ گئی ہے - کہ وہ بالکل نکمی اور بے فائدہ باتوں پر ہم سے الجھتے رہتے ہیں - اب اسی بات کو ہم غیر مبایعین کے متعلق دوہراتے ہیں ہمارے کسی مضمون کا معقولیت کے ساتھ تو وہ جواب نہیں دیتے - اور نہ دے سکتے ہیں - ہاں کبھی لفظی فروگذاشت کو لے کر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں - مگر انہیں یاد رہنا چاہیئے کہ ناکامی اور نامرادی کا یہ ایسا ثبوت ہے - جسے وہ اپنے ہاتھوں بہم پہنچاتے ہیں ۔

مسلمانوں کو کیا ہو گیا؟

جب کسی قوم پر بُرے دن آتے ہیں - تو اس کی زبانیں ناگفتنی کہتی - اور ہاتھ ناکردنی کرتے ہیں - آج کل ہندوؤں کی محبت کے جوش نے مسلمانوں کو ایسا اندھا کر دیا ہے - کہ وہ شریعت کو صاف جواب دے رہے ہیں - بلکہ شریعت اسلام کو بدلکر اس کی بجائے ایک نئی شریعت وضع کر رہے ہیں - ایک مقام پر مذبح کے خلاف مسلمانوں کا جلسہ ہوا - صدر جلسہ ایک "پیش امام" صاحب تھے - جنہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ :-

"مسلمان جس طرح بد (سور) کھانے سے پرہیز کرتے ہیں - اسی طرح انہیں گائے کے گوشت سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے - میں انہیں سچا مسلمان نہیں سمجھتا - جو گائے کی قربانی کرتے ہیں یا گائے کے ذبح خانے کو کسی طرح کی مدد دیتے ہیں "۔

(بندے ماترم - ۲۶ - اگست)

حالانکہ اگر وہ امام صاحب واقعی مستحق امامت ہوتے تو ان کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ قرآن کریم میں حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے والوں کے لئے وعید اور نفرت کا اظہار کیا گیا ہے - فرمایا :-

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی اللّٰہ الکذب ان الذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لا یفلحون

(۱۶ - ۱۱۷)

جھوٹ موٹ یہ مت کہو کہ یہ حلال ہے اور وہ حرام افترا علی اللہ کرتے ہوئے کیونکہ جو لوگ افترا علی اللہ کرتے ہیں وہ کبھی دنیا و عقبیٰ میں فلاح نہیں پاتے -

پس جو شخص خدا کی حلال ٹھہرائی ہوئی چیز یعنی گائے کو حرام ٹھہراتا اور سور جو نجس مطلق اور حرام صریح ہے - اس کی مانند بتاتا ہے - اسکو خدا کا خوف کرنا چاہیئے تھا -

اگر کوئی گائے کا گوشت استعمال نہیں کرنا چاہتا تو نہ کرے مگر مسلمان کہلا کر اسے ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے - کہ اسکو حرام اور ایسا حرام ٹھہرانے کی جرأت کرے کہ سور سے ملا دے - کیونکہ گائے حلال اور طیبات میں داخل ہے اور سور خبیثات میں - اور خداوند کریم کا صریح حکم ہے کہ جو خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں وہ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے اگر مسلمان کہلانیوالے ایسی باتوں سے باز نہیں آئینگے تو سُن رکھیں کہ خدا کہتا ہے کہ وہ اپنے مقاصد میں ناکام و نامراد اور حرماں نصیب اور مخذول و مطرود رہینگے ۔

علی گڑھ کالج کا انگریز عربک پروفیسر

علیگڈھ انسٹیٹوٹ گزٹ مورخہ ۲۵ - اگست میں ہم نے یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ پڑھی کہ علیگڈھ کالج میں عربی کے سینیر پروفیسر ایک انگریز ڈاکٹر ٹرٹین ایم - اے بنائے گئے ہیں - اور ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار پر ان کا تقرر منظور کیا گیا ہے - آج کل مسلمان ملکوں کے جلنے اور سلطنتوں کے برباد ہونے پر رو دھو رہے ہیں - لیکن کیا یہ رونے کا مقام نہیں ہے کہ ان کی مذہبی زبان جس میں خدا تعالےٰ کا کلام ان کے لئے نازل ہوا - جسمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا مذہبی دستور العمل بتایا اور جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے تمام دنیا کی زبانوں سے اعلیٰ ہے وہ بھی غیروں کے قبضہ میں چلی گئی اور مسلمان کہلانے والے اسکے دست نگر ہو رہے ہیں ۔

شریعت کی پابندی کرنیوالے اولیاء اللہ نہیں ہوسکتے

جناب مولوی عبدالباری صاحب نے اپنے ایک مضمون میں اولیاء اللہ تین قسم کے ٹھیرائے ہیں - اول متمسک بالشریعت اور دوسرے بے قید شریعت یعنی شرعی احکام کی بالکل پابندی نہ کرنے والے اور تیسرے وہ جن پر دونوں حالتیں آتی ہیں - اس تیسری قسم میں ایک صاحب کو شامل کرکے ان کا ذکر خیر یوں کرتے ہیں -

"دوسری جگہ بے قیدی اس قدر کہ جماعت ہوتی ہے - اور خود مشغول امور دنیاوی میں رہے گا"

اس کے متعلق ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں - کہ خدا کے جس قدر انبیاء آئے ہیں - وہ اولیاء اللہ بھی ہوتے ہیں - اور کسی نبی کے متعلق بھی یہ ثابت کرنا ناممکن ہے - کہ شریعت حقہ الہیہ سے "بے قید ہوتے" تھے بلکہ انبیاء ہی سب سے اول شریعت پر عمل کرکے دکھاتے تھے - اس لئے وہ ولایت جو شریعت سے بے قید کردے - غالباً قابل وقعت نہیں ہوسکتی کیونکہ ہم قرآن کریم میں اولیاء اللہ کی تعریف یہ پاتے ہیں ان اولیاؤہ الا المتقون ولکن اکثرھم لایعلمون (۸-ع ۴) کہ خدا کے اولیاء متقی ہوتے ہیں - اور سورہ بقرہ کی ابتدا میں متقی کی یہ تعریف ہے - کہ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک - وبالاٰخرۃ ھم یوقنون - جس سے ثابت ہے - کہ اولیاء اللہ ظاہر شریعت سے بے قید نہیں ہوسکتے ؂

پس وہ لوگ جو باوجود ہوش و حواس کے مسئلے ظاہری احکام سے بے قید ہوں ہرگز اس قابل نہیں ہیں - کہ ان کو اولیاء کے زمرہ میں داخل کیا جائے - بلکہ وہ تو مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہیں ؂

تعجب ہے - مولوی عبدالباری صاحب نے باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ ایسے لوگوں کی بے قیدی شریعت عوام کیلئے مضر ہوتی ہے - پھر بھی ان صاحب کو ولی اللہ ہی قرار دیا ہے - اور ان کی بڑی تعریف و توصیف کی ہے ؂

کیا ہندو واقعات حاضرہ سے متاثر نہیں۔

مسٹر گاندھی نے مدراس میں عدم تعاون پر تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں - کہ آیا واقعتہً مسلمان واقعات حاضرہ سے متاثر ہیں - یا نہیں اگر وہ ہیں - تو وہ آنکھ کے اشارے کو بھی سمجھ لیں گے - اور اس کو محسوس کرلیں گے کہ ان کے لئے ایسی گورنمنٹ کے سکولوں میں تعلیم پانا مناسب نہیں ہے - جس پر انہیں کوئی اعتماد و بھروسہ نہیں رہا ہے"

مگر ہم پوچھتے ہیں - کیا ہندوؤں کو گورنمنٹ پر اعتماد و بھروسہ ہے - ہم جانتے ہیں - انتہا پسند ہندو لیڈر باآواز بلند کر رہے ہیں کہ نہیں - پھر کیا وجہ ہے - کہ ہندو طلباء کو یہ مشورہ نہیں دیا جاتا - کہ وہ بھی سرکاری تعلیمگاہوں میں جانا بند کردیں - اور پھر نہ صرف ہندوستان میں ہی بلکہ انگلستان میں بھی جو ہندو طلباء ہیں ان کو بھی واپس بلا لیا جاوے - مگر حیرت ہے - کہ ہندو طلباء کے لئے ایسی تباہ کن تجویز پاس نہیں کی جاتی اور صرف غریب مسلمانوں کے لئے اس قسم کے تمام اہتمامات مقرر کئے جاتے ہیں - جو پہلے ہی تعلیم کے لحاظ سے ہندوؤں سے بہت پیچھے ہیں ؂

مسلمانوں کو اس قسم کی تحریک کرنے کی حقیقت اس وقت اور بھی زیادہ واضح ہوجاتی ہے - جب ہندو صاحبان سرکاری عہدوں اور دوسرے ملکی کاموں کے متعلق مسلمانوں کو یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں - کہ ان معاملات میں ہندو مسلمان کے سوال کو نہیں اٹھانا چاہیئے - بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے - کہ کام کا اہل کون ہے - صاف ظاہر ہے - کہ جب مسلمانوں میں تعلیم ہی نہ ہوگی - تو ان کو کسی کام کا اہل کون سمجھے گا - اس طرح ہر جگہ ہندو ہی ہندو ہونگے اور مسلمان ڈھونڈے نظر آئینگے معلوم نہیں کیوں مسلمان دوراندیشی سے کام نہیں لیتے اور کیوں آنکھیں بند کرکے بیٹھے ہوئے ہیں تعلیمی لحاظ سے وہ پہلے ہی دوسری اقوام سے بہت پیچھے ہیں اور اگر وہ مسٹر گاندھی کے کہنے میں آگئے تو انہیں اس قدر نقصان اٹھانا پڑیگا کہ جسکی تلافی بمشکل ہوسکیگی

مسٹر محمد احمد ساگرچند کا اعلان اور پرکاش

۲۳ - اگست کے الفضل میں مسٹر محمد احمد ساگرچند کا وہ اعلان شایع ہوا ہے - جس میں انہوں نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی ہے - اس میں منجملہ اور وجوہات علیحدگی کے اپنی بیوی کو مخاطب کرکے ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے - کہ

"تم اور تمہارے بھائی مجھے بہت زور سے اس بات کی دھمکی دیتے رہے - کہ تم بجائے اسلام قبول کرنے اور میرے ساتھ زندگی بسر کرنے کے بدچلنی کا شیوہ اختیار کرنا زیادہ پسند کرتی ہو" -

"لہذا میں اب مجبوراً تم کو طلاق دیتا ہوں"

اب صاف ظاہر ہے - کہ جب کوئی عورت اور اس کے رشتہ دار اس ارادہ اور عزم کے لوگ ہوں تو کس طرح ایک غیرتمند شخص اس بات کو گوارا کرسکتا ہے - کہ ایسی عورت سے تعلق رکھے - پس مسٹر موصوف نے مجبوراً وہی کیا - جو ایک غیرتمند انسان کو کرنا چاہیئے تھا - باقی رہا یہ کہ ہم نے اس اعلان کو اخبار میں کیوں شایع کیا اگر عقل و فکر سے کام لیکر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا - کہ جہاں مسٹر موصوف نے کمال بردباری دکھلائی اور بالآخر اصلاح کا کوئی چارہ کار نہ دیکھکر علیحدگی اختیار کی - وہاں الفضل نے اس کو شایع کرنا اس لئے ضروری سمجھا - کہ بعد کے مناقشات کا جو جانبین کیلئے کسی قسم کی دقتوں کا موجب ہوں امکان نہ رہے اور ایک شہادت ہوجائے کہ علیحدگی ہوگئی ہے - ؂

پس پرکاش کا اپنی ۲۹ - اگست کی اشاعت میں خفا ہونا عبث ہے - اس اعلان میں نہ تو عورت کے چال چلن پر کوئی حملہ کیا گیا ہے - نہ اس کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ جو کچھ کیا گیا - وہ اس کے اور اس کے خاندان والوں کے رویہ ہی کی بنا پر کیا گیا ہے - اور اس لئے کیا گیا ہے کہ تا ضد میں آکر وہ باتیں جو زبانی کہی جاتی ہیں - کہیں عملی صورت نہ اختیار کرلیں -

پرکاش کو غالباً یہ اعلان اس لئے ناپسند معلوم ہوا ہے - کہ ہندوؤں میں خواہ حالات کیسے ہی خطرناک کیوں نہ ہوجائیں - علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے ؂

خطبۂ عید اضحیٰ

فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی رض

بمقام کوہ ڈلہوزی کوٹھی راج محل مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء

عید کا خطبہ مکرمی بھائی عبد الرحمن صاحب (مہتہ) قادیانی نے بڑی محنت اٹھا کر مدون کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ملاحظہ اور تصحیح کے بعد الفضل میں شائع کرنے کے لئے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ بھائی جی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ امید ہے بھائی جی آئندہ بھی الفضل کو تحریر کا موقعہ دینگے۔ خاکسار رحیم بخش۔

کلمہ شہادت۔ تعوذ اور تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

قربانی کے لئے کون پیش ہوا

یہ عید قربانی کی عید کہلاتی ہے کیونکہ ایک عظیم الشان قربانی کی یاد میں قائم کی گئی ہے۔ لوگ بحث کرتے ہیں کہ یہ قربانی حضرت اسحٰق کی تھی یا حضرت اسمٰعیل کی۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ حضرت اسمٰعیل ہی اس قربانی میں پیش کئے گئے تھے۔

تورات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا تھا کہ اپنا اکلوتا بیٹا قربانی میں پیش کریں۔ "اس نے کہا (اللہ تعالےٰ نے) تو اپنے بیٹے ہاں اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے۔ اضحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اُسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا" (پیدائش باب ۲۲ آیت ۲)

مگر چونکہ حضرت اسحٰق حضرت اسمٰعیل سے چھوٹے تھے۔ اس وجہ سے اکلوتے بیٹے کے لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا تھا لیکن بڑے بیٹے پر اکلوتے کا لفظ عائد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک حضرت اسحٰق پیدا نہیں ہوئے تھے حضرت اسمٰعیل ہی اکلوتے تھے۔

یہود کو یا تو دھوکا لگا ہے یا انہوں نے عمداً حق پوشی کر کے لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ اور اس خواب میں اضحٰق کا لفظ بڑھا دیا ہے تا کہ قربانی کے فوائد اور وعدوں کا وارث اپنی قوم کو ثابت کر کے حق اپنی طرف منسوب کریں۔

حضرت ابراہیم کی رؤیا

حضرت ابراہیم کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں یہ ایک خواب تھی جس کی تعبیر تھی۔ اور بظاہر اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا تھا۔ اور یہ رؤیاء کچھ معنی رکھتی تھی۔ مگر چونکہ اسوقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قانون نازل نہ ہوا تھا کہ رؤیاء پر کیونکر عمل کیا جائے۔ اور خواب کی حقیقت اور معانی سمجھ کر کیونکر اسے عملی جامہ پہنایا جائے۔ حضرت ابراہیم نے رؤیاء کو اپنے ظاہر پر محمول کیا اور واقعہ میں اپنے جگر گوشہ کو خدا کے حکم کے ماتحت اور اس کی رضا کے حصول کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو گئے۔ اور حضرت اسمٰعیل کو جن کی رضا بھی اسمیں شامل تھی۔ زمین پر لٹا دیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے عین اسوقت کہ جب حضرت ابراہیم گویا اپنی طرف سے حضرت اسمٰعیل کو قربان ہی کر چکے تھے۔ اس رؤیاء کی حقیقت بتائی اور اس خواب کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے حکم دیا کہ اللہ کی راہ میں ایک بکرا قربان کیا جائے۔

فرمایا۔ در اصل یہ رؤیاء ایک بنیاد تھی جس کا دامن قیامت تک کے لئے وسیع تھا۔ اور اس رؤیاء کے دو تو پہلو تھے۔ منذر بھی اور مبشر بھی۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ رؤیا کے منذر حصہ کی تکالیف اور دکھ سے بچنے کے لئے بکرے کی قربانی ادا کرو۔

قربانی اور صدقہ میں فرق

چنانچہ اسی ابراہیمی سنت کے ماتحت مسلمانوں کو قربانی کا حکم ہے۔ اور اس پر مسلمان ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر چونکہ اس رؤیاء کے دونو پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی۔ اسی وجہ سے اس قربانی اور صدقہ میں فرق ہے۔ صدقہ کی قربانی کا گوشت انسان کو خود کھانا جائز نہیں۔ مگر اس قربانی کا گوشت انسان خود بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اور اپنے دوستوں اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم کی رؤیاء کا مطلب۔

فرمایا در اصل یہ رؤیاء حضرت اسمٰعیل کی ہجرت کی پیشگوئی تھی۔ جو حضرت ابراہیم کو قبل از وقت اشارتاً بتائی گئی۔ کہ اپنے ننھے بچے کو ایک ایسے بے آب و دانہ جنگل میں جہاں سینکڑوں میل تک نہ پانی نہ کھانے کا سامان کچھ بھی میسر نہ ہو گا۔ وہاں چھوڑنا پڑیگا۔ جو در اصل ان حالات کے ماتحت ذبح کرنے سے بھی زیادہ سخت ہو گا اور یہی وہ قربانی تھی جس کی طرف رؤیا میں اشارہ تھا۔ ورنہ یہ خیال کہ بچے کو ذبح کر دو اور پھر بس۔ اس کے بعد اس کا کوئی نتیجہ نہیں۔ یہ تو ایک تمسخر بن جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور انبیاء کی شان سے بعید ہے۔ گو حضرت ابراہیم نے وہی سمجھا جس کے مطابق اپنے اخلاص اور علم کی بناء پر عملدرآمد کیا۔ مگر در اصل منشاء الٰہی وہی تھا جو واقعات سے ثابت ہوا۔

غور کا مقام ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی عمر اسوقت گیارہ یا بارہ برس کی ہے حکم ہوتا ہے کہ اس کو لق و دق جنگل میں چھوڑ آؤ جہاں سینکڑوں میل تک پانی ہے نہ دانہ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس واقعہ کا یوں بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی ہجرت

حضرت ابراہیمؑ نے ایک تھیلے میں تھوڑی کھجوریں اور ایک مشکیزہ میں کچھ پانی لیا اور حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو لیکر ایک جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت ہاجرہ پوچھتی ہیں کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں کدھر لیجاتے ہیں۔ مگر حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہ دیا اور جنگل کی طرف چلتے چلے گئے۔ حضرت ہاجرہ بار بار پوچھتی تھیں۔ مگر کوئی جواب نہ ملتا تھا۔ حتی کہ اس خالی مقام پر پہونچے۔ جہاں مکہ مکرمہ تھا۔ اور جس جگہ ان کو پہنچانے کا حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا۔ وہاں پہنچکر کھجور کا تھیلا اور پانی کا مشکیزہ ماں بچے کے پاس رکھ کر آپؑ واپس روانہ ہوئے۔ حضرت ہاجرہ رض نے جب دیکھا کہ حضرت ابراہیم ان کو اس جنگل میں یکہ و تنہا چھوڑ کر خود واپس جا رہے ہیں۔ تو وہ ان کے پیچھے ہولیں۔ اور عرض کیا کہ ہمیں اس جنگل میں چھوڑ کر آپ کہاں تشریف لیجاتے ہیں مگر کوئی جواب حضرت ابراہیم نے ان کو نہ دیا اور چپکے چلتے گئے۔ حضرت ہاجرہ رض نے پھر عرض کیا۔ دوبارہ سہ بارہ پوچھا۔ کہ حضور ہمیں اس بے گیاہ بے آب و دانہ خوفناک اور بھیانک جنگل میں جہاں نہ انسان ہے اور نہ کوئی مونس و غمخوار۔ تنہائی اور جدائی ڈراتی ہیں ایسے لق و دق سنسان بیابان میں بے سر و سامان چھوڑ کر کہاں تشریف لیجاتے ہیں؟ مگر حضرت ابراہیم کی طرف سے پھر بھی کوئی جواب نہ ملا۔ تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا کوئی حکم دیا ہے اور کیا آپ اللہ کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑتے ہیں۔ اس پر حضرت ابراہیم نے صرف اتنا جواب دیا۔ نعم (ہاں)

حضرت ہاجرہ رض کا ایمان بھی کیسا کامل ایمان ہے اور کس پایہ کی مطیع و متوکلہ عورت ہیں کہ جب اللہ کا نام آیا [illegible] ہو گیا۔ تمام

خطرے جاتے رہے۔ ساری تنہائی اور بے سروسامانی بھول گئی اور نہایت انشراح صدر اور کمال اطمینان سے کہتی ہیں۔ اذاً لایضیعنا یہ کہکر حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے اپنے لخت جگر نور بصر کی طرف لوٹ آتی ہیں اور رضاء الٰہی پر شاکر اور اسکے حکم کی بجاآوری کے لئے صابر رہیں۔

ادھر حضرت ابراہیمؑ جب راستہ کے موڑ پر پہنچے اور دیکھا کہ آپ اب ان کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ مونہہ قبلہ کی طرف پھیر لیا۔ اور کھڑے ہو کر اپنی پیاری بیوی اور عزیز بچے کو اللہ کے سپرد کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم۔ ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔ اس دعا کے بعد گویا حضرت ابراہیم مطمئن ہو گئے اور انکو اللہ کے وعدوں پر کامل یقین اور پورا بھروسہ تھا کہ وہ انکو ضائع نہ ہونے دیگا۔ اور ایسا بڑھائے گا کہ دنیا کی ریت کے ذرات کا گنا جانا ممکن مگر یہ کبھی نہ گنے جاسکیں گے۔ دعا بھی کیسی کامل دعا کی ہے کہ ان کی روحانی جسمانی ضروریات کو مدنظر رکھکر جامع دعا کی ہے۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور انکے بچے کے پاس تھوڑی سی کھجور اور تھوڑا پانی تھا۔ جلدی ختم ہو گیا۔ بچے بھوک پیاس کی زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ پیاس سے تنگ آکر حضرت اسمٰعیل نے رونا اور چلانا شروع کیا۔ ماں کی مامتا مشہور ہے ماں کی بیتاب اور روتے ہوئے بچے کو دیکھ نہ سکیں۔ اور ادھر ادھر پانی کی تلاش میں دوڑنے لگیں ایک طرف صفا کی پہاڑی اور دوسری جانب مروہ کی بلندیاں تھیں ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بار بار دوڑتی تھیں کہ کہیں کوئی پانی کا نشان ملجائے۔ گھبراہٹ کیسی تھی بچہ جان بلب تھا اس درد کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ آخر ایک آواز کان میں آئی جو محض آواز ہی تھی۔ سننے کے لئے کان لگائے۔ پھر آواز آئی۔ اسکو امداد کیلئے پکارا۔ مگر وہ فرشتہ تھا جس نے اپنے پاؤں کی ایڑی سے یا اپنے پر سے ایک پتھر کو ٹھوکر لگائی اور وہاں سے چشمہ صافی رواں ہو گیا جس سے اس نے اپنے بچے کو پلایا اور خود بھی پیا وہی چشمہ آب دنیا میں زمزم کے نام سے موسوم ہے۔

صفا اور مروہ کی سعی ایام حج میں اسی عظیم الشان قربانی کی یاد میں قائم ہوئی ہے یہ قربانی کیا پھل لائی اور کیسی بارور ہوئی۔ دنیا جانتی ہے۔

یہ قربانی بھی جسکی طرف اشارہ تھا اور یہی وہ قربانی ہے جو حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو بھی کرنا تھی۔ پہلی کتابوں میں بھی لکھا تھا کہ حضرت اسمٰعیل اور انکی اولاد کے خلاف تمام دنیا کا ہاتھ اٹھیگا اور حضرت اسمٰعیل اور انکی اولاد کا ہاتھ تمام دنیا کے خلاف ہوگا۔ چنانچہ پیدائش باب ۱۶ میں یوں بیان ہوا ہے۔ "اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اسکے خلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودوباش کریگا۔" اور جس کا یہ حال ہو کہ تمام دنیا اسکے خلاف جمع ہو جائے اسے قربانی بھی بہت بڑی کرنی پڑتی ہے۔

رسول کریمؐ کی قربانی

حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے آپکے حقیقی وارث حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سب سے بڑی قربانی کرنی پڑی۔ چنانچہ اسی مقام پر جہاں حضرت اسمٰعیل کو ہجرت کرنی پڑی تھی اسی مقام پر آپ کا دانہ اور پانی روک دیا گیا۔ حضرت اسمٰعیل تو ایسے وقت میں وہاں پہنچائے گئے تھے کہ وہاں دانہ پانی تھا ہی نہیں مگر یہاں یہ حالت ہے کہ دانہ اور پانی تو موجود ہے مگر پہرہ مقرر کر دیا جاتا ہے کہ انکو نہ دانہ پہونچے اور نہ پانی۔ اور متواتر چھ سال تک یہی حالت رہتی ہے۔ حتی کہ فاقوں کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچاننے مشکل ہو گئے۔ اور پھر یہ وہی قربانی کے ایام ہیں جنمیں آپ کی نہایت پیاری بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا انہی مشکلات مصائب اور مشقتوں میں فوت ہوئیں۔

حضرت اسمٰعیل کیواسطے تو وہ مشکل چند روزہ تھی مگر یہاں متواتر چھ سال کا عرصہ انہی مشکلات میں بسر کرنا پڑا۔ سب سے اور بڑی قربانی آپ کو اسلئے کرنی پڑی کہ آپ ہی وہ نبی تھے کہ جن کا ہاتھ تمام دنیا کے خلاف اور جنکے خلاف تمام جہان کھڑا ہونیوالا تھا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ ان الفاظ تورات سے مراد ڈاکو ہیں مگر یہ ٹھیک نہیں ڈاکو بھی بھلا کوئی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے خلاف تمام دنیا اور سارے جہان کو جمع ہونے کی ضرورت پیش آوے۔ بڑے بڑے ڈاکو دنیا میں پیدا ہوئے۔ اور پھر دنیا نے دیکھ لیا کہ آخر ان کا کیا انجام ہوا تھوڑے ہی دنوں میں یا تو پکڑ کر انکو سزائیں مل گئیں۔ مگر اسمٰعیل اور انکی اولاد کی نسبت تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ باوجود سب دنیا کی مخالفت کے وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودوباش کریگا یعنی انکی مخالفت انکو نقصان نہ پہنچائیگی۔

دراصل یہ ایک بہت بڑے انقلاب اور عظیم الشان تغیرات کی طرف اشارہ تھا جو ہمیشہ ہمیش کیلئے حضرت اسمٰعیل اور انکی اولاد کے خلاف دنیا میں بپا ہونیوالا تھا اور جسے اب دنیا آئے دن مشاہدہ کر رہی ہے جس دن سے حضرت اسمٰعیل کو مکہ کے پاک اور متبرک مقام پر کھڑا کیا گیا تھا۔ اسی دن سے دنیا میں اس عظیم الشان تغیر کی بنیاد رکھی گئی تھی کہ انکو نہ مٹنے اور نہ بدلنے والے مقام پر کھڑا کیا گیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ دنیا کو انکی اور انکی اولاد کی طرف سے کھاجانیوالا خطرہ پیدا ہو گیا تھا قاعدہ کی بات ہے کہ بدلنے والی چیز اور مٹ جانیوالی ہستی کا لوگوں کو زیادہ خوف نہیں ہوتا۔ اصل خوف اور زیادہ ڈر ایسی چیز کا ہوتا ہے جس کے متعلق خیال ہو کہ یہ بدلیگی اور نہ مٹیگی کیونکہ بدلنے اور مٹ جانیوالی چیز کے متعلق وہ لوگ تسلی دے لیتے ہیں کہ چند روز بعد بدل جائیگی یا مٹ جائیگی۔

مگر حضرت اسمٰعیل کو جس مقام پر کھڑا کیا گیا تھا اسکے متعلق وعدہ تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہیگا نہ مٹیگا اور نہ بدلیگا اور یہی امر دنیا کی زیادہ مخالفت کا باعث ہوا۔ غرض یہ رؤیا اس قربانی پر دلالت کرتی تھی کہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو صداقت اور حق کی تبلیغ واشاعت کے لئے تمام دنیا کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مذہب دیا گیا وہ اس حقیقت کا پورا ثبوت اور بین دلیل ہے۔

اسلام کا اصل الاصول قربانی ہی

فرمایا اسلام کا اصل الاصول قربانی ہی ہے۔ حضرت ابراہیم نے اسمٰعیل کو قربان کر کے آئندہ نسلوں کیلئے ترقیات اور وصول الی اللہ کی سنت قائم کر دی اور کمال فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر اپنا مذہب لکھ کر بتا دیا ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ انسان جب تک خدا کیلئے اپنے اوپر ایک موت وارد نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہر قسم کی ذلت اور رسوائی کو اپنے اوپر لینے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا اور مشکلات اور مصائب کے خاردار کوہ و دشت میں نہیں پھینکا جاتا اور دنیا سے بالکل منقطع ہو کر کاٹا نہیں جاتا اسوقت تک قبول بھی نہیں کیا جاتا۔

ابراہیمی سنت اور اسمٰعیلی ایثار و فرمانبرداری کا رنگ جب تک انسان اپنے اندر پیدا نہیں کرتا (جس کا کامل نمونہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں کمال صبر اور کمال استقلال سے دکھا کر حقیقی قربانی کی مثال ہمیشہ ہمیش کیواسطے بطور نمونہ اور اسوہ حسنہ قائم کر دی اور جو بعد کو مدنی زندگی کے زمانہ میں رنگ لائی اور بارور ہوئی اور اس قربانی کی قبولیت کا ثبوت اور منظوری کی شہادت اللہ تعالےٰ نے اپنے فعل سے دی) اسوقت تک انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت کا شرف بخشا جاتا ہے۔ اور نہ ہی وہ منظور نظر ہو سکتا ہے۔

مگر لوگ بالعموم قربانی کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ میں دیکھتا ہوں طبائع میں عام طور پر کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا مادہ بہت کم پایا جاتا ہے۔ نفس کا مارنا اور خدا تعالےٰ کے احکام کے مقابلہ میں اپنی تمام خواہشات اور امنگوں کو قربان کر کے گردن ڈال دینا۔ اپنا آپ بھلا کر تمامتر خدا کیلئے ہو جانا۔ اور اباء و استکبار کو ترک کر دینا نہایت ہی مشکل اور موت سے بھی سخت تر ہے۔

بہت ہیں کہ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کے پابند ہونگے۔ مالوں کی قربانی میں دلیری اور حوصلے سے کام لینگے۔ نفسانی خواہشات کو قربان کر کے ایثار کا ثبوت دینگے۔ بدنی اور جسمانی خدمات کے لئے کمربستہ ہونگے۔

اپنے اوقات گرامی کی قربانی کے لئے آمادہ نظر آویں گے۔ مگر کامل فرمانبرداری اور ترک اباو استکبار کے امتحان میں کچے نکلینگے اور پیچھے رہ جائیں گے۔ کیونکہ وہ اعمال تو ایسے نہیں کہ کرتے کرتے ان کی عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ انسان کے ایسے عادت ثانی ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر ان کا ترک کرنا انسان کے واسطے مشکل ہو جاتا ہے۔

اصلی فرمانبرداری

مگر فرمانبرداری اس بات کا نام ہے۔ کہ انسان کے اندر ایک ایسی روح اور اس کے قلب میں ایک ایسا احساس پیدا ہو جائے۔ کہ وہ ان تمام احکام کی فرمانبرداری اور تعمیل کیلئے ایسا کمربستہ ہو جائے۔ کہ جب کبھی کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں اور انبیاء کی طرف سے یا ان کے نواب اور خلفاء کی طرف سے صادر ہو۔ تو پھر اس کے ماننے اور فرمانبرداری کیلئے اپنے دل میں کوئی خلش نہ پائے۔ اور تعمیل کیلئے بالکل تیار ہو۔ اباو استکبار اور نافرمانی کا خیال و وہم تک بھی اس کے قلب میں نہ گذرے۔ پس انسان ہزار نمازیں پڑھے صدقات دے۔ اور ظاہری قربانیاں ادا کرے مگر جب تک وہ قلب سلیم نہیں جس میں یہ یقینی عزم ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کا مقابلہ نہیں کرنا اباو استکبار نہیں کرنا۔ اور خدا کے لئے ہر موت اپنے اوپر وارد کرنا منظور ہے تب تک کچھ بھی نہیں۔

ایک شخص تھوڑی نمازیں پڑھنے والا اور کم تسبیح تحمید کرنے والا اور ظاہری احکام کی پابندی میں بظاہر دوسروں سے کم ہے مگر اس کے اندر وہ سعید روح موجود ہے اور دل میں سچا جوش اور تڑپ ہے کہ جب کبھی کوئی حکم خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے ملتا ہے وہ اس کی تعمیل و فرمانبرداری کیلئے حتی الوسع تیار ہوتا ہے۔ اور اباو استکبار نہیں کرتا بلکہ خوش ہوتا ہے اور اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہے کہ اسے بھی کسی حکم کی تعمیل کا موقعہ و توفیق ملی اور شکر کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اس قابل ہوا۔ کہ اسے کوئی موقعہ خدمت کا دیا گیا۔ ہزار درجہ بہتر اور لاکھ درجہ افضل ہے۔ اس انسان سے جو سارا دن نمازوں اور تسبیح و تحمید میں گذار دیتا ہے اور سارے مال کو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیتا ہے۔ مگر ابھی اس کے اندر وہ مادہ پیدا نہیں ہوا جس کے ذریعے سے وہ ہر ایک حکم کے لئے اپنے آپ کو شرح صدر تیار پاتا ہے۔ یا اس کا نفس بعض احکام پر برا مانتا اور ان کی اطاعت میں اپنی حق تلفی سمجھ لیتا ہے درحقیقت وہ مسلم نہیں اسکے نفس نے اس کو دھوکا دے رکھا ہے اور اس میں وہ رنگ باقی ہے جس کی وجہ سے ابلیس راندۂ درگاہ ہوا۔

قربانی کے معنے ہیں۔ کہ انسان ایک مردہ کی طرح ہو جائے جو بدست زندہ ہو۔ وہ اسے جدھر چاہے پھیر دے۔ اور جہاں چاہے رکھ دے نہ کوئی اسکی خواہش ہو اور نہ اس کا اپنا کوئی جذبہ ہو۔ وہ اپنے ارادے اور نیت کو بالکل کھو چکا ہو۔ ایسا مردہ انسان بلکہ بے حس و حرکت پتھر بھی لاکھ درجہ بہتر ہے اس انسان سے جو اپنے ظاہری اعمال سے اپنے اسلام و فرمانبرداری کا دعویٰ کرے مگر امتحان کے وقت جھوٹا ثابت ہو اور اباو استکبار کرے۔

ابا کس قدر خطرناک ہے

کہتے ہیں کہ ابلیس بڑا عابد و زاہد تھا۔ یہاں ایسا کوئی بعید از قیاس بات نہیں بلکہ قرین قیاس ہے۔ کیونکہ ہمیشہ انبیاء و صادقین کی آمد سے پہلے ہی ایک ایسا گروہ موجود ہوتا ہے۔ جو مدعی اسلام و فرمانبرداری ہوتا ہے دور کی بات نہیں ہمارے اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے سب سے بڑے دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی ہی کی نسبت ہم نے تحقیقات کرائی ہے۔ وہ شریعت کے ظاہری احکام کا بڑا پابند تھا تہجد گذار تھا اور سوائے خاص مجبوری کے تہجد ترک نہ کرتا تھا۔ انبیاء و راستبازوں کی آمد سے پہلے ایک گروہ ایسا بھی ہوا کرتا ہے اور ایک گروہ ایسا بھی ہوا کرتا ہے جیسے مولوی ثناء اللہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت سے پہلے بھی ایک شخص زید نامی مشہور زاہد تھا۔ اور وہ شرک کے خلاف وعظ بھی کیا کرتا تھا۔ اور ایسی غیرت کا اظہار کیا کرتا تھا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کیلئے بلوایا تو اس نے جواب دیا کہ میں تمہارا کھانا نہیں کھا سکتا کیونکہ تم لوگ مشرک ہو۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے یقین دلایا کہ ہم لوگ ہرگز مشرک نہیں ہیں مگر آخر ایسا مدعی بھی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اپنے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت نبوت کا اعلان کیا تو شاکی ہوا۔ اور اس نے اپنی حق تلفی سمجھی کہ خدمات تو میں نے کی ہیں۔ اور نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مل گئی۔ ابا کیا استکبار دکھایا۔ مردود ہوا اور محروم رہ گیا۔

غرض اباو استکبار ایک ایسی آگ ہے جو ایک دم میں سالہا سال کی محنت۔ ریاضت۔ زہد و تعبد کو جلا کر خاک بنا دیتی ہے۔ اور عمروں کے اعمال کو حبط کر کے خالی ہاتھ کر دیتی ہے۔

محض گناہ یا مخفی نافرمانی تو حضرت آدم کی طرف بھی منسوب ہوئی ہے کیونکہ نافرمانی کہتے ہیں حکم کے نہ ماننے کو سو وہ تو حضرت آدمؑ سے بھی ہوئی ہے اور ابلیس کی طرف بھی نافرمانی منسوب ہوئی۔ مگر فرق کیا ہے؟ جس سے حضرت آدم تو باوجود نافرمانی کے مقرب اور محبوب رہے اور ابلیس ہمیشہ ہمیش کیلئے مردود اور متروک ہو گیا ہے۔

فرق صرف یہی ہے کہ حضرت آدمؑ سے نافرمانی سرزد ہوئی مگر نسیان سے عمداً نہیں ابا سے نہیں استکبار سے نہیں۔ اور ابلیس سے نافرمانی ہوئی ابا سے اور استکبار سے۔

ایک مسلمان اگر نماز نہیں پڑھتا مگر اندر ہی اندر نادم ہوتا ہے اور نماز کا انکار تو نہیں کرتا بلکہ اپنی سستی اور غفلت کا اقبال کرتا ہے اور کسی کے پوچھنے پر شرمندگی سے سر نیچا کر لیتا ہے گردن ڈال دیتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے تو وہ مومن ہے اور مسلمان ہے۔ لیکن اگر ابا کرتا استکبار دکھاتا اور اپنے گناہ پر مصر ہے۔ اور اسی کو حق سمجھتا ہے۔ تو وہ ایمان سے خارج ہو جائیگا محض گناہ انسان کو ایمان سے خارج نہیں کرتا خواہ انسان اعمال ظاہری میں سست ہی کیوں نہ ہو لیکن بظاہر پابند شریعت ہو کر ابا و استکبار کرنیوالا کبھی بھی مومن نہیں رہ سکتا۔

یہ ایک نکتہ ہے۔ کہ جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ دھوکا کھاتے ہیں اکثر سوال ہوتا ہے۔ کہ فلاں شخص تو بڑا نیک پارسا تھا۔ عابد تھا زاہد تھا خادم دین تھا تبلیغ میں حصہ وافر لیتا تھا وہ کیسے مرتد ہو گیا۔

مگر وہ نہیں جانتے کہ ایسے بڑے کہلانے والے ایسی قربانیاں کرنیوالے لوگ لوگوں کے نفسوں کا تو محاسبہ کرتے ہیں۔ مگر اپنے نفس کے محاسبہ کا انہیں کبھی خیال تک بھی نہیں آتا وہ عبادت کرتے ہیں مگر اس لئے کہ عبادت کرتے کرتے ان کے اندر ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے وہ زہد کرتے ہیں مگر اسی ذوق کی بنا پر ان کے قلب کا انجن ٹھیک نہیں ہوتا۔ انکے دل میں وہ ایمان اور وہ روح پیدا نہیں ہوئی تھی جو حقیقت میں ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ کلاک کے پنڈلم کی ہے جو ہوا نہ سے حرکت کرتا ہے ذرا سی روک آئی اور تھم گیا اس روک کے مقابلہ کرنے والی قوت انکے دلوں میں پیدا نہیں ہوئی ہوتی۔

ظاہر کے ساتھ باطنی صفائی پیدا کرو

فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی [illegible] ہیں۔ جو اس نکتہ کو سمجھے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں بہتر ہوتا کہ اگر وہ ظاہر کیساتھ اپنے باطن کی صفائی پر بھی زور دیتے اور ان کے اندر یہ روح پیدا ہو جاتی کہ جب جب کوئی حکم اللہ تعالیٰ کیطرف سے اس کے رسولوں کی طرف سے یا انکے نواب و خلفاء کی طرف سے آتا وہ اس کے قبول کرنے اور بسر و چشم ماننے کو تیار ہو جاتے۔

اگر اس نکتہ کو لوگ سمجھ لیں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو بہت جلد ایک ایسی مضبوط جماعت تیار ہو سکتی ہے جو کبھی ذرا ذرا سی بات پر اڑ بیٹھنے اور معمولی باتوں کو ہتک سمجھ کر الگ ہو جانیکے ایسی مضبوط ہو کہ اگر اسے آروں سے بھی چیر دیا جائے تو بھی اس کے اندر کمزوری نہ پیدا ہو۔ اور اسے ابتلا نہ آوے بلکہ وہ بڑی بڑی ابتلاؤں کو بھی ابتلاء قرار دینے سے پرہیز کرے اور پورا صادق اور صابر اور فرمانبردار ہو۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس کے سمجھنے کی توفیق دے اور اباو استکبار کا مادہ جو ابتداء سے دنیا میں چلا آیا ہے۔ اس سے بچائے اور جس فرمانبرداری اور قربانی کی بنا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے رکھی تھی اور جسے آنحضرت صلے اللہ وسلم نے درجہ تکمیل تک پہنچایا تھا۔ اس پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔ (آمین ثم آمین)

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

عجیب و غریب مرہم المعروف مرہم عیسےٰ یا مرہم حواریین

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے جو ہر قسم کے زخموں - جراحتوں - چوٹوں - جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے - پھنسیوں ناسوروں ورموں - خنازیر - سرطان - طاعون - گھاؤ گنج - خارش بواسیر - جانوروں کے کاٹ لینے - جلجانے وغیرہ وغیرہ کیلئے خصوصیت سے شفا بخش اور لاثانی علاج ہے قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲؍ ڈبیہ متوسط عہ - ڈبیہ کلاں عصہ - علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر نذیر حسین تاجر مرہم عیسےٰ مبارک منزل نخاس لکھا ہو

ضرورت زمانہ

مذکورہ بالا نام کی کتاب آریوں عیسائیوں کے یکصد اعتراضوں کے جواب میں بطور سوال و جواب کے طبع ہوئی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے ہر ایک مخالفین اسلام پر اتمام حجت کر سکتا ہے سکولوں اور کالجوں کے طلباء کو زمانہ کی زہریلی ہوا اور دہریت سے بچانے کیلئے یہ کتاب اکسیر ثابت ہوئی ہے - حتی کہ غیر احمدیوں نے بعض اسلامی سکولوں میں اسے بطور کورس کے رکھا ہے عمدہ کاغذ ڈیمی حجم دو صد صفحہ - قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲؍

حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ

اس کتاب میں غیر احمدیوں کی تمام اعتراضوں کو بطور سوال و جواب کے لکھا ہے حضرت کی کتابوں کا خلاصہ ہے - کتاب ایسی آسان اور پیاری کہ ہزاروں کی تعداد میں چھپی اور ہزاروں کو اللہ نے اس سے ہدایت دی - اس کتاب کے ذریعے سے غیر احمدی مولویوں کو بحث میں شرمندہ کر سکتے ہیں - اس کے ذریعے رشتہ داروں اور دوستوں میں بآسانی تبلیغ ہو سکتی ہے - قیمت ہر سہ حصہ ۱۵؍

سکولوں اور کالجوں کے طلباء - صرف والدین اور نوجوان طلباء کیلئے لکھی گئی ہے - اس کتاب کی ہدایتوں کے بغیر ہزارہا نوجوان بد صحبتوں اور گندی عادتوں سے خراب ہو کر تباہ ہو رہے ہیں اور تعلیم کے ناقابل - قیمت ۴؍

انگریزی ترجمہ حصہ اول و دوم - انگریزی میں خط و کتابت کرنے اور مڈل انٹرنس کی لیاقت پیدا کرنے کیلئے نہایت مفید ہو استاد کا کام دیتی ہے - ہزارہا کی تعداد میں چھپی ہے - قیمت حصہ اول ۴؍ دوم ۴؍

تمام مندرجہ بالا کتب مصنف یعنی ماسٹر عبد الرحمن نومسلم بی اے قادیان

معذرت

میں چونکہ یکماہ کیلئے بوجہ سفر کشمیر کے قادیان سے غیر حاضر رہا ہوں اس لئے ممکن ہے میری غیر حاضری کے باعث کتاب گھر قادیاں کے متعلق خط و کتابت و تعمیل فرمائشوں میں کسی قسم کی کوتاہی یا تاخیر واقع ہوئی ہو احباب معاف فرما دیں - خاکسار فخر الدین ملتانی

پنجابی عجیب و غریب کتب

شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم - مولوی فتح الدین صاحب مرحوم دھرم کوٹی کی نہایت ہی دلچسپ اور مقبول تصنیف حال میں دوبارہ چھپوائی گئی ہے - ۶؍

مسدس در وفات مسیح - مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح ۱؍ **نشان مہدی** - تبلیغی سی حرفی - ۱؍

پریم بیان - مشہور و معروف پنجابی منظوم کتاب ۲؍

حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول و حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تمام تصانیف کی فہرست بھی پتہ ذیل سے طلب کریں ؎

کتاب گھر قادیان

فاروقی خضاب

یہ خضاب نو ایجاد جس کا نشان (ٹریڈ مارک) منارۃ المسیح ہے بالوں کو سیاہ کرنے میں لاثانی ہے - اس کو لگا کر باندھنے وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں چند منٹوں میں بال سیاہ ہو کر مثل ریشم کے ہو جاتے ہیں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے سے نہیں ہوتی عورتوں اور مردوں کو یکساں مفید ہے ایک لمبے تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کے قابل ہو گئے ہیں - کہ ہمارا خضاب عمدگی اور ارزانی میں موجودہ تمام خضابوں سے بڑھ کر ہے - ایکبار تھوڑے سے پیسے خرچ کر کے اسکو منگا کر آزمایئے اگر واقعی اچھا ہو تو ہمیشہ لگایئے ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جایئے - یا تو چند پیسے ہم نے ایکمرتبہ آپ سے ٹھگ لئے یا انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے آپ ہمارے خریدار ہو گئے - آزمائش شرط ہے یہ کاٹھ کی ہانڈی نہیں جو ایکدفعہ چولہے پر رکھتے ہی جل جاوے قیمت ایک شیشی ایک اونس معہ برش ۱۲؍ تین شیشی ایک برش عہ - چھ شیشی ایک برش ۳؍ - محصولڈاک پیکنگ خرچ ایک شیشی ۴؍ تین شیشی ۸؍ چھ شیشی ۱۲؍ بارہ شیشی ۱؍

عمر حیات برادرز - دار الفضل سٹریٹ فاروق منزل قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی کارڈ

۱۱ قسم کے تبلیغی کارڈ نہایت خوش خط سفید اور دبیز کاغذ پر نہایت عمدہ لکھوائی چھپوائی کے ساتھ محض تبلیغ کی خاطر چھپوا کر شائع کئے ہیں - دوست نمونہ ہی منگوا کر دیکھیں ۲؍ درجن - ۴؍ کے ۲۵ - عہ فی سینکڑہ

ملنے کا پتہ **محمد یامین تاجر کتب قادیان**

الخطبہ - ایک صاحب جو قادیان کے مہاجر باشندہ صاحب روزگار باحیثیت - جن کی عمر تقریباً ۴۰ سال ہو گی قوم راجپوت بتقاضائے ضروریات شرعی دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - قادیان میں ان کے اپنے مکان ہیں - ویسے ہر طرح آسودہ ہیں آمدنی تقریباً ستر روپیہ ماہوار تک ہو گی خوش شکل - ابھی سفید بال نظر نہیں آتے دیندار متقی آدمی ہیں جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کریں دوسری بیوی کے حقوق کی نگہداشت کیلئے وہ ہر طرح اطمینان دلانیکیلئے تیار ہیں والسلام

نرخنامہ اشتہارات

مدت	صفحہ	½ صفحہ	کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک سال	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۳۶	۳۳
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۳۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
یک بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحہ پر ہو - اس کی اجرت بالمقطع پانچروپے اور اس سے آگے فی دو صفحہ ۴؍ سینکڑہ فی سطر ۲؍ اجرت ایک بار کے لئے ؎

اشتہاروں کے متعلق اور دیگر تمام انتظامی امور کیلئے - نیز پرچہ کے اجراء یا بندش یا پہنچنے یا نہ پہنچنے کے بارے میں اس پتہ پر خط و کتابت ہو ؎

مینیجر الفضل قادیان گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

وائسریگل کونسل کے چند غیر سرکاری ممبر عدم تعاون کے خلاف

شملہ ۲۷۔ اگست مندرجہ ذیل غیر سرکاری ممبران وائسریگل کونسل نے ایک اعلان اس مطلب کا شایع کیا ہے۔ کہ ہوس آف لارڈس نے معاملات پنجاب کے متعلق جو رزولیوشن پاس کیا اور اتحادیوں نے مسئلہ خلافت کی نسبت جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر تو ہم اظہار افسوس کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی عدم تعاون کی تحریک کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ملک میں بدامنی پھیلنے کا خطرہ ہے۔ راجہ صاحب محمود آباد۔ مہاراجہ قاسم بازار۔ مسٹر سریندرناتھ بینرجی۔ سر دیو پرشاد سرودھیکاری۔ مسٹر سرینواس شاستری۔ مسٹر سندر سنگھ مجیٹھ۔ میر اسد علی۔ مسٹر آر۔ ڈی ٹاٹا۔ کرنیل عمر حیات خان۔ خانصاحب بھٹو۔ سید محمد علی ؛

ترک وطن کی تحریک میں ناکامی

سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار پشاور سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ تحریک ترک وطن اب سرد پڑ گئی تارکان وطن کو جو تجارب پیش آئے ہیں۔ ان کی وجہ سے بہت مایوسی ہوئی ؛ لوگوں کو یہ محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ ان کو گمراہ کیا گیا۔ اور انہوں نے سخت غلطی کی ؛

چیف کمشنر کی اپیل واپس شدہ تارکان وطن کے لئے انتظام

سر ہملٹن گرانٹ نے صوبہ سرحدی کے خانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ تحریک ہجرت ناکام رہی ہے۔ اور مہاجر واپس آرہے ہیں۔ ان میں بہت سے نادار ہیں۔ آئندہ ہجرت کو روکیں اور واپس آنے والوں کیلئے انتظام کریں۔ یہ افواہ غلط ہے۔ کہ آنے والوں پر سختی ہوگی۔ بلکہ ہمارا رویہ ان کے متعلق ہمدردی کا ہوگا ؛

واپس آمدہ تارکان وطن

پشاور ۳۰۔ اگست تارکان وطن افغانستان سے برابر واپس آرہے ہیں۔ بعض خیبر کی بجائے اور راستوں سے واپس آرہے ہیں۔ جو علاقہ مہمند میں ہو کر شبقدر میں پہنچے ہیں۔ ان کو خود مختار مہمندیوں نے لوٹ لیا اور مقابلہ کرنے والے "مہاجر" کو قتل کر ڈالا۔ بعض لوٹ مار کو حاجی صاحب ترانگ زئی کے غصہ کا نتیجہ بتاتے ہیں جو انگریزوں کا مخالف ہے۔ اور تحریک ہجرت کی ناکامی سے ناخوش ہے امیر صاحب کے التوائی ہجرت کا حکم آنے سے پہلے ہی حاجی صاحب نے باشندگان چارسدہ کو دھمکی دی تھی کہ جو لوگ "ہجرت" نہ کرینگے۔ ان کو مہمند لوٹ لینگے اور اب وہ لوگ لوٹے جارہے ہیں جو ہجرت کر گئے تھے ؛

الفضل۔ چندہی دن ہوئے اخبار سیاست نے لکھا تھا۔ کہ یہ معجزہ ہے۔ کہ مہاجرین کو سرحدیوں نے لوٹنا چھوڑ دیا کیا اب یہ معجزہ زائد از میعاد ہوگیا ہے۔ اتنی جلدی سرحدی اپنی بہیمیت کی طرف آگئے۔ حیرت ہے ؛

ٹریبیون پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ

کچا گڑھی کے مہاجرین کے حادثہ کے متعلق ٹریبیون میں ایک مضمون شایع ہوا تھا۔ جس کی بنا پر لفٹنٹ ہوٹ نے ٹریبیون کے خلاف بیس ہزار روپیہ حرجانہ ہتک عزت کا دعویٰ سینیر سب جج لاہور کی عدالت میں دائر کر دیا ہے ؛

تاوان مارشل لاء کی ادائیگی سے انکار

ڈاکٹر ستیہ پال نے اخبارات میں ایک تار اس مطلب کا بھیجا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے امرتسر میں ٹرمینل ٹیکس لگانے کی تجویز منظور کر دی ہے۔ اسی ٹیکس بل میں بیس لاکھ روپیہ کے قریب مارشل لا کا تاوان بھی شامل ہے۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بغیر تحقیق عائد کیا۔ میونسپلٹی کو اس قسم کا تاوان جمع کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ ہم یہ تاوان ادا کرنا ہرگز منظور نہ کریں گے ؛

مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کیلئے ڈیپوٹیشن

ہوم رول لیگ لاہور نے بذریعہ تار مسٹر گاندھی سے دریافت کیا کہ مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کیلئے گورنمنٹ کے پاس وفد بھیجا جائے یا نہ۔ مقامی ممبروں میں اس معاملہ میں اختلاف ہے۔ مسٹر گاندھی نے جواب دیا۔ کہ کوئی ۔۔۔ نہ بھیجا جائے

نواب ڈھاکہ کا استعفاء:۔ نواب خواجہ حبیب اللہ آف ڈھاکہ نے ایک خط کانگرس کے اجلاس خاص کی استقبالی کمیٹی کے صدر کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ جس میں اپنا استعفاء و نیابت صدارت استقبالیہ کمیٹی سے اس بنا پر دیا۔ کہ چونکہ کمیٹی نے ترک موالات کو منظور کر لیا ہے۔ جو میرے خاندانی روایات اور ذاتی سیاسی خیالات کے خلاف ہے۔ اس لئے میں متعلقہ فرائض کو انجام دینے سے استعفا پیش کرتا ہوں ؛

مقدمہ نوشہرہ کا فیصلہ ہوگیا

۲۸۔ اگست کو سشن جج صاحب پشاور نے ملزم مولوی سلطان محمد کو سات سال قید بامشقت اور ایک ہزار جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا ؛

مسٹر یعقوب حسن کی ترکی النسل بیوی

مدراس کے آنریبل مسٹر یعقوب حسن نے اثنا قیام ولایت میں جس ترکی النسل خاتون سے شادی کی تھی وہ ۲۹۔ اگست کو بمبئی پہنچ گئی ہیں۔ خاتون موصوفہ نے تکمیل تعلیم انگلستان میں کی ہے ؛

ضلع ہزارہ میں قانون امتناع مجالس باغیانہ

قانون امتناع مجالس باغیانہ ضلع ہزارہ (صوبہ سرحدی) میں نافذ کیا گیا ہے

ممالک غیر کی خبریں

ٹرکی

ٹرکی کے خلاف یونانیوں کی جنگی تیاریاں

لنڈن ۲۹ اگست سمرنا (ایشیائے کوچک) میں یونانی جدید جارحانہ کارروائی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ عظیم ترکی فوجیں ان کی مزاحمت کیلئے جمع ہو رہی ہیں ؛

مصطفےٰ کمال پاشا پر قاتلانہ وار

پیرس ۳۱۔ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا انگورا کی طرف جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ان پر حملہ ہوا۔ ایک شخص سڑک پر سے جھپٹا اس نے تین فائر کئے جن سے مصطفےٰ کمال پاشا کا ایک ہمراہی مر گیا۔ اور خود ان کی ٹانگ میں گولی لگی قاتل گرفتار کر لیا گیا ؛

ترکوں روسیوں اور جرمنوں کا اجتماع چاہئے

قسطنطنیہ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنے

ہمراہیوں کے نام یہ اعلان شایع کیا ہے۔ کہ برطانیوں اور فرانسیسیوں سے نفرت کرو۔ اور ترکوں اور روسیوں سے اور جرمنوں کے باہمی اتحاد کا جو ۱۹۲۰ء میں قائم ہوا ہے احترام کرو۔

شورش آئرلینڈ

بلفاسٹ میں سخت لڑائی لنڈن ۲۹۔ اگست۔ کل شام بلفاسٹ میں ایک گروہ نے ایک چھوٹے سے پولیس اسٹیشن اور بعض یونی نسٹوں کے گھروں پر حملہ کیا۔ اور ان کا کسی قدر حصہ تباہ کر دیا۔ متحاربین میں جم کر لڑائی ہوئی۔ جس میں سڑکوں کے پتھر بے محابہ استعمال کئے گئے۔ پولیس اور فوج نے لڑنیوالوں پر سنگینوں سے حملہ کیا۔ لیکن لڑائی تندی کے ساتھ جاری رہی۔ اس لڑائی میں کئی عورتوں اور بچوں نے بھی حصہ لیا۔ جو خود بھاری بھاری ہتھیار استعمال کر رہے تھے اور عورتیں اپنے آدمیوں کو پھینکنے والی اشیاء بہم پہنچا رہی تھیں ؞

بلفاسٹ میں خطرناک بلوہ لنڈن ۳۰۔ اگست بلفاسٹ کا آج کا بلوہ بہت ہی تند بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس قدر خطرناک کہا جاتا ہے۔ کہ برسوں سے ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ بلوائی شہر کے قلب تک گھستے چلے آئے۔ مسلح گاڑیاں شہر کے تمام بڑے بڑے بازاروں کی دن بھر گشت کرتی رہیں جونہی کہ شورش ایک حصہ میں دبتی تھی۔ فی الفور دوسرے حصہ میں شروع ہوتی تھی۔ ہسپتال جو پہلے سے ہی بھرے پڑے ہیں ساعت بساعت ان میں زخمی چلے آ رہے ہیں ؞

بلفاسٹ میں نقصان املاک لنڈن۔ ۳۰ اگست بلفاسٹ میں اینڈیپنڈنٹ لیبر ہال کو جلانے کی تین بار کوشش کی گئی۔ ان ہنگاموں کی جدید خصوصیت یہ ہے۔ کہ مجمع سامان خوراک کی بہم رسانی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ لڑائی جاری ہے بیشمار نقصان املاک ہوا ہے۔ صرف ایک ہی صادمہ نقصان کا دعویٰ ستر ہزار پونڈ تک پہنچ گیا ہے ؞

بلفاسٹ کی آتش زدگیاں لنڈن یکم ستمبر۔ کل بلفاسٹ میں ۵۰ آتش زدگیاں وقوع میں آئیں۔ جن سے ان کی ہفتہ وار میزان ایک سو ستر ہو گئی ؞

کل دوپہر کے بعد لڑائی پھر جاری رہی۔ حالانکہ فوج بازاروں میں خندق زن ہو کر کلدار توپوں سے کبھی کبھی آتشباری کرتی رہتی تھی ؞

سن فنروں کی چیرہ دستی ڈبلن میں سن فنروں نے ہوائی جمعیت کے صدر مقام پر حملہ کیا اور چند خفیہ دستاویزات اور ریوالور چھین لئے گذشتہ شب کارک کا ساحلی سٹیشن بیردہیون اور جنگی سگنل سٹیشن بموں اور آگ سے تباہ کر دیئے گئے ؞

بلفاسٹ میں خانہ جنگی لنڈن ۳۱ اگست۔ بلفاسٹ کا جھگڑا تمام پہلوؤں سے ایک خانگی جنگ کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ کل تمام دن جنگ ہوتی رہی اور رات بھی جاری رہی ہے۔ اب فائر بریگیڈ کسی طرح مانگ پوری نہیں کر سکتا تھا۔ پناہ گزین سینکڑوں کی تعداد میں بھاگ رہے ہیں ؞

لارڈ میئر کی حالت ۳۰۔ اگست آج لارڈ میئر کی حالت سخت نازک ہو گئی ہے ان کے بھائی کو رات بھر تیمارداری کی اجازت دی گئی۔ قیدخانہ کے ڈاکٹر نے کہہ دیا ہے۔ کہ جو خوراک مصنوعی طریق سے اندر پہنچائی جا رہی ہے۔ وہ زندہ رکھنے کے لئے کافی نہ ہوگی ؞

حزب العمال کی طرف سے اپیل لنڈن ۳۰۔ اگست برطانی عمال کے تین ممبران دارالعوام نے وزیر اعظم برطانیہ کو تار دیا ہے۔ کہ تمام منتظم برطانی مزدور آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے فیصلہ پر نظرثانی کریں جسے آپ نے ٹھان لیا ہے۔ کہ لارڈ میئر کو جیل خانے میں مار ڈالیں۔ لارڈ میئر کی موت قضیہ آئرلینڈ کے تصفیہ کو اور بھی دور کر دیگی ؞

لارڈ میئر کی موت سلطنت کو پاش پاش کر دیگی لنڈن ۳۱۔ اگست کارک کے لارڈ میئر کی بہن نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ کل اس سے ملی تھی۔ تو وہ اس وقت صرف اسی قدر زیر لب کہہ سکا کہ بات پہنچانے کے قابل تھا کہ اسے یقین ہے کہ اس کی موت سلطنت کو پاش پاش کرنے میں (اسکی رہائی سے مقابلہ) بہت کچھ کریگی ؞

بولشویک اور پولینڈ میں آویزش

بولشویکوں کی ناکامی کی وجہ پولینڈ کے مقابلہ میں روسیوں کی حال کی ناکامی کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ ان کی فوج میں جرمن افسر تھے۔ جنہوں نے اب بھی حملہ کرنے میں وہی طریقہ اختیار کیا جو فرانس میں مارن کی لڑائی کے موقع پر اختیار کیا تھا ؞

پولینڈ والوں کی فتوحات وارسا سے آمدہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ پولینڈ کی فوجوں کو بدستور فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ اور بولشویکوں سے بہت سے مقامات خالی کرا لئے گئے ہیں ؞

بولشویکوں کا نقصان جان لنڈن ۲۸۔ اگست۔ پولینڈ کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ وارسا کی ابتدا سے بولشویکوں کے نقصانات ایک لاکھ سات ہزار قیدیوں اور پچاس ہزار مقتولین اور سخت مجروحین پر مشتمل ہیں ؞

کمنیف کا اعلان لنڈن ۲۹۔ اگست کمنیف کے وفد نے اعلان کیا ہے۔ روسی فوج کا انتظام نئے سرے سے ہو گیا اب اس نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے بیالسٹاک اور برسٹ لٹووسک کے نواح میں زمین حاصل کر لی ہے۔ روسی نقصان جان کے متعلق پولینڈ کی تمام اطلاعات محض افسانہ ہیں ؞

عراق عرب

باقوبہ پر دوبارہ قبضہ بغداد۔ ۲۹۔ اگست سکھوں نے ۲۸۔ تاریخ کو باقوبہ پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ البتہ ایک تھوڑا سا مقابلہ کرنا پڑا۔ دیگر مقامات کی حالت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا ؞

ماخوذ افسروں سے سلوک وہ افسر جنہیں عربوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ دیر عباس کے نواح میں بتائے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جا رہا ہے ؞

کارخانہ تیل لٹ گیا اینگلو پرشین آئل کمپنی کے ملازم مقیم نفت خانہ صحیح سلامت ہیں۔ مگر کارخانہ لٹ گیا ؞

صورت حالات بدتر ہے لنڈن ۳۰ اگست تلعفر کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حالات بدستور بدتر ہیں ...

باہتمام ... صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا